REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۲ فتح ۱۳۳۸ھ ش | ۲ دسمبر سنہ ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ یکم دسمبر بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی عام طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ یکم دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ ابھی کچھ سوجن اور ہلکی درد چل رہی ہے۔ احباب جماعت وصحابہ کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

حکیم اور ڈاکٹر صاحبان کی فوری توجہ کیلئے

از مکرم سید داؤد احمد صاحب مہتمم شعبۂ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

آجکل بعض دیہی علاقوں میں موسمی امراض کا بہت زور ہے۔ شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان علاقوں میں مفت ادویہ تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس سلسلہ میں شعبہ ہذا کو خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹر اور حکیم صاحبان کی خدمات کی ضرورت ہے جو ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اپنی خدمات پیش کر سکتے ہوں۔ وہ فوری طور پر خاکسار کو اپنے ناموں سے اطلاع دیں تاکہ انہیں متاثرہ علاقوں میں بھجوایا جا سکے۔ انہیں حسب ضرورت ایک ہفتہ سے ایک ماہ تک خدمات بجالانی ہوں گی۔ متاثرہ علاقوں میں دورے کے وقت ان کے قیام وطعام اور اخراجات سفر کا شعبہ خدمت خلق ذمہ دار ہوگا۔

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ اس سال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء (ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

ایسے بھائی اور بہنیں جن کا قافلہ قادیان کے لئے انتخاب ہو چکا ہے۔ اور انہیں میرے دفتر کی طرف سے منظوری کی اطلاع بھی دی جا چکی ہے۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں اپنے وہ پاسپورٹ جو انہوں نے ویزا حاصل کرنے کے لئے کراچی بھجوائے ہوئے ہیں وقت پر واپس نہ ملیں تو پھر بھی وہ ۱۳/۱۲/۵۹ کو لاہور ضرور پہنچ جائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تنگی وقت کی وجہ سے پاسپورٹ معہ ویزا براہ راست لاہور پہنچ جائیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ وہ دفتر ہذا کے انتخاب میں آچکے ہوں۔

(خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۳۰/۱۱/۵۹)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب سے ضروری گزارش

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن)، افسر جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب آگیا ہے۔ احباب خود بھی تشریف لائیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی تحریک کریں۔ اس سلسلہ میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ باہر سے آنے والے تمام افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں۔ ان کی رہائش کے لئے نظام سلسلہ کی طرف سے جو جماعت وار انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کو اپنے لئے بابرکت اور باعث عزت سمجھیں۔ بعض دوست بغیر کسی شدید مجبوری کے علیحدہ قیام گاہوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ حالانکہ علیحدہ رہنے سے تکلیف کے علاوہ وہ مقصد بھی پوری طرح حاصل نہیں ہوتا جس کے لئے جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس بابرکت اجتماع کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ دوست باہم ملکر رہیں۔ ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہوں اور تعارف بڑھائیں تاکہ اخوت ومحبت کے جذبات میں ترقی ہو اور جماعتی رنگ بڑھے۔ اگر دنیاوی وجاہت رکھنے والے اور ذی ثروت لوگ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ ہی ملکر رہیں تو یقیناً یہ بات ان کے لئے ثواب اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوگی۔ آرام تو انہیں اپنے گھروں میں بھی حاصل تھا جب وہ اسکو قربان کر کے یہاں تشریف لاتے ہیں تو پھر الگ فرودگاہ کا آرام تلاش کرنا اس قربانی کی روح کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم جلسہ کے مقاصد کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں۔ اور اس اجتماع کی برکتوں سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تربیت اور اصلاح اور اشاعتِ دین کیلئے مبعوث ہوئے تھے

ان اغراض کو ہمیشہ مدنظر رکھو اور جائزہ لیتے رہو کہ تم کس حد تک انہیں پورا کر رہے ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ر جون ۱۹۵۹ء - بمقام محمد آباد اسٹیٹ سندھ

نوٹ:- یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں اختصار کے ساتھ بیان کی جماعت کو ان فرائض کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد ہیں۔ دنیا میں خدا تعالیٰ نے جب بھی اپنا کوئی مامور مبعوث کیا ہے اس کی

بعثت کی بڑی غرض

یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ ایمان لانے والوں کے اعتقادات اور اعمال کی اصلاح کرے اور آئندہ اپنی جماعت کو وسیع کرتے ہوئے اسے تمام دنیا میں پھیلائے۔ یعنی اس کے کام کا ایک حصہ اگر تربیت ہوتا ہے۔ تو دوسرا حصہ تبلیغ ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص کسی نئے مامور کی بیعت کرتا ہے۔ تو درحقیقت وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں ایک نیا آدمی بن جاؤں گا۔ یوں تو پہلے بھی وہ کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے بھی وہ کسی نہ کسی جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ سمجھتا ہے۔ لیکن اگر وہ پہلی جماعت کو چھوڑتا ہے۔ یا پہلے طریق کو ترک کر کے ایک نئے مدعی کی بیعت کر لیتا ہے۔ تو

اس کے معنے یہ ہوتے ہیں

کہ وہ اپنے اندر ایک نیا تغیر پیدا کرنے کا اقرار کرتا ہے۔ یہ نیا تغیر بعض اوقات اعتقادات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور بعض اوقات اعمال کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمان کہلانے والوں کے ساتھ ان کے کئی قسم کے عقیدوں میں اختلاف کیا۔ مثلاً توحید جو مذہب کی جان ہوتی ہے۔ آپ نے اس کی تشریح میں موجودہ مسلمانوں سے اختلاف کیا۔ آپ کی بعثت سے پہلے پہلے مسلمان یہ خیال کرتے تھے کہ صرف منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہہ دینے کے یہ معنے ہیں کہ ہم موحد ہو گئے۔ خواہ اپنے اعمال کے لحاظ سے یا جزوی عقیدوں میں وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔ مثلاً وہ منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا شریک قرار دیتے تھے۔ وہ یقین رکھتے تھے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ دو ہزار سال سے آسمان پر بیٹھے ہیں اور آخری زمانہ میں وہ دنیا کی اصلاح کے لئے نازل ہوں گے وہ یقین رکھتے تھے کہ

حضرت مسیح علیہ السلام

پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ جو صرف خدا تعالیٰ کی خصوصیت ہے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو علم غیب حاصل تھا اور یہ بھی خدا تعالیٰ کی ہی خصوصیت ہے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ مُردے زندہ کیا کرتے تھے جو صرف خدا تعالیٰ کی خصوصیت ہے۔ پھر ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مُردوں کو اس دنیا میں واپس لاتے تھے جو خدا تعالیٰ کی بھی سنت نہیں۔ خدا تعالیٰ ایسا کر تو سکتا ہے۔ لیکن اس کا قانون ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا نہیں۔ احادیث میں بھی آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الہاماً یہ بات بتائی۔ کہ ہم مُردوں کو اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں کیا کرتے۔ غرض مسلمانوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کر دی تھیں۔ جو خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے انسان نہیں کر سکتا۔ اور بعض باتیں ایسی منسوب کر دی تھیں جو خدا تعالیٰ بھی اس دنیا میں نہیں کرتا جیسے میں نے بتایا ہے کہ

مسلمانوں کا یہ عقیدہ تھا

کہ مسیح علیہ السلام مُردوں کو اس دنیا میں واپس لے آتے تھے۔ حالانکہ یہ کام خدا تعالیٰ بھی نہیں کرتا۔ گویا یہ خصوصیت حضرت مسیح علیہ السلام میں خدا تعالیٰ سے بھی زیادہ پائی جاتی تھی۔ یا مثلاً وہ یہ عقیدہ رکھتے۔ کہ جب منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا جائے تو اس کے بعد خواہ کچھ کر لیا جائے۔ اس سے توحید میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ گویا لا الٰہ الا اللہ کو دعائے گنج العرش بنا لیا گیا تھا۔

دعائے گنج العرش

کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جو شخص اُسے ایک دفعہ پڑھ لے اسے تمام پچھلے نبیوں کی نیکیاں مل جاتی ہیں۔ اور سارے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔

کہتے ہیں۔ کوئی چور تھا۔ وہ چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ بادشاہ نے اس کیلئے یہ سزا تجویز کی کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لوگ اُسے مقتل میں لے گئے۔ جلاد نے تلوار ماری۔ لیکن اسے پتہ بھی نہ لگا۔ انہوں نے خیال کیا کہ شاید تلوار ناقص ہے۔ تلوار تبدیل کی گئی۔ لیکن پھر بھی اس پر کچھ اثر نہ ہوا انہوں نے خیال کیا کہ شاید جلاد ناقص ہے۔ چنانچہ دوسرا آدمی لایا گیا۔ لیکن اس کی گردن پر پھر بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ لوگ بادشاہ کے پاس آئے اور کہا بادشاہ سلامت یہ عجیب آدمی ہے۔ اس پر

تلوار کا بھی اثر نہیں ہوتا

بادشاہ نے کہا اچھا اسے پہاڑ پر سے گرا دو۔ وہ لوگ اسے پہاڑ پر لے گئے اور اسے اوپر سے نیچے گرا دیا لیکن اس وقت یوں معلوم ہوا۔ جیسے سہارا دیکر اسے کسی شخص نے اٹھا لیا ہو۔ لوگ پھر بادشاہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا۔ کہ یہ بڑا عجیب آدمی ہے اس پر پہاڑ سے گرانے کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا اسے آگ میں جلا دو۔ اس پر اسے آگ میں ڈالا گیا لیکن آگ نے بھی اس پر کوئی اثر نہ کیا۔ وہ آگ میں بالکل ایسے ہی پھر رہا۔ جیسے کوئی پھولوں سے کھیلتا ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا اس کے جسم کے ساتھ ایک بڑا پتھر باندھ کر اسے غرق کر دو۔ اس پر ایک بھاری پتھر کے ساتھ اسے باندھ کر سمندر میں گرا دیا گیا لیکن وہ کارک کی مانند پانی پر تیرتا رہا۔ لوگوں نے خیال کیا۔ کہ یہ کوئی بڑا بزرگ ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے دربار میں بلایا۔ اور کہا آپ مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کی ہتک کی ہے آپ تو

کوئی بڑے بزرگ معلوم ہوتے ہیں

اس شخص نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت میں تو ایک چور ہوں بزرگ نہیں ہوں۔ بادشاہ نے کہا نہیں تم بڑے بزرگ ہو۔ تم سے جو معجزات ظاہر ہوئے ہیں یہ تو کسی بڑے سے بڑے ولی اللہ سے بھی ظاہر نہیں ہوئے۔ اس شخص نے کہا۔ نہیں میں چور ہوں۔ لیکن میں روزانہ دعائے گنج العرش پڑھا کرتا ہوں۔ اسلئے آپ کی سزاؤں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ غرض جس طرح لوگوں نے دعائے گنج العرش کو ایک عجوبہ بنا لیا تھا۔ اور کئی قسم کے جھوٹ اس کی طرف منسوب کر دئے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں نے کلمہ طیبہ کو بھی ایک عجوبہ بنا لیا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ایک دفعہ کلمہ منہ سے پڑھ لیا۔

تو پھر خواہ کوئی مشرک بن جائے کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق۔

مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا

کہ ایک دفعہ منہ سے آپ کی رسالت کا اقرار کر لیا جائے۔ تو یہ مسلمان بننے کے لئے کافی ہے۔ خواہ زندگی بھر نہ نمازیں پڑھی جائیں نہ روزے رکھے جائیں۔ نہ حج کیا جائے نہ زکوٰۃ دی جائے۔ اور نہ اسلام کے دوسرے مسائل پر عمل کیا جائے۔ گویا مسلمان کلمہ رسالت کے بھی الٹے معنے کرتے تھے۔ اور کلمہ توحید کے بھی الٹے معنے کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب باتوں کو غلط قرار دیا۔ اور بتایا کہ

توحید کے معنے

صرف کلمہ توحید پڑھ لینے کے نہیں۔ بلکہ اس کے معنے ایمان اور یقین کے اظہار کے ہیں۔ اگر ایمان اور یقین ہے تو کلمہ بھی ہے۔ لیکن اگر ایمان اور یقین نہیں۔ تو صرف کلمہ پڑھ لینے سے کیا بن جاتا ہے اگر کوئی کہے کہ "آگ لگ گئی ہے"۔ تو اگر واقعی آگ موجود ہے تو یہ فقرہ درست ہے۔ لیکن اگر آگ لگی ہی نہیں۔ تو یہ محض جھوٹ ہوگا۔ یا مثلاً تم کہتے ہو۔ ہم نے پانی پی لیا ہے۔ اب اگر تم نے واقعہ میں پانی پی لیا ہے۔ اور تمہاری پیاس بجھ گئی ہے۔ تو یہ

ایک حقیقت کا اظہار ہے

لیکن اگر تم ابھی پیاسے ہی ہو تو صرف "پانی پی لیا ہے" کہنے سے کیا بنتا ہے غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں حقیقی توحید سکھائی اور بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اس قسم کی جتنی باتیں مشہور ہیں سب جھوٹ ہیں۔ اور اگر یہ باتیں سچی ہیں۔ تو پھر خداتعالےٰ کی وحدانیت پر حملہ ہوتا ہے۔ غرض آپ کی بعثت سے قبل جہاں بعض ایسی باتیں حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کر دی گئی تھیں۔ جو صرف خداتعالےٰ میں ہی پائی جاتی ہیں۔ وہاں بعض ایسی باتیں بھی آپ کی طرف منسوب کر دی گئی تھیں جو خداتعالےٰ میں بھی نہیں پائی جاتیں اسی طرح اور بھی کئی نقائص مسلمانوں میں پیدا ہو گئے تھے جنہیں آپ نے دور کیا۔ مثلاً دعا کے متعلق بعض غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ تقدیر کے متعلق بعض غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ بعث بعد الموت کے متعلق بعض غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں =

فرشتوں کے متعلق بعض

غلط خیالات پھیلے ہوئے تھے

اعمال میں کئی قسم کی کمزوریاں پیدا ہو گئی تھیں۔ آپ نے ان سب کو دور کیا مثلاً نماز کو ہی لے لو۔ نماز ادا کرنے کا جو طریق اختیار کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ سجدہ میں گئے کھٹ سے سر زمین پر لگا۔ اور جیسے گیند زمین سے ٹکرا کر اوپر آ جاتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے زمین سے سر اٹھا لیا۔ پھر قعدہ بین السجدتین میں بڑی کوتاہی ہوتی تھی۔ رکوع کے بعد قیام میں بڑی کوتاہی سے کام لیا جاتا تھا۔ اس قسم کی غلط فہمیوں اور کوتاہیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دور کر کے اعمال اور عقائد میں

عظیم الشان تبدیلیاں

پیدا کر دیں۔ اور جب کوئی شخص آپ پر ایمان لاتا ہے۔ تو وہ گویا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ آپ کے عقائد بھی درست ہیں۔ اور آپ کے اعمال بھی درست ہیں۔ پس اگر تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر واقعہ میں اپنے عقائد اور اعمال کو درست کر لیا ہے تو تم سچ مچ احمدی ہو گئے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہیں کیا۔ تو تمہارے گناہ پہلے گناہوں سے یقیناً بڑھ گئے ہیں۔ تمہارے گناہ اگر پہلے دس تھے تو اب وہ گیارہ ہو گئے ہیں۔ یا پہلے گیارہ تھے تو اب بارہ ہو گئے ہیں۔

فرض کرو

ایک شخص حج نہیں کرتا وہ نمازیں نہیں پڑھتا زکوٰۃ نہیں دیتا۔ انصاف اور دیانت سے کام نہیں لیتا۔ تو یہ پانچ گناہ وہ پہلے کر رہا تھا۔ اب اگر اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی ہے۔ لیکن اس نے وہ کام نہیں کئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کرنے کے لئے بتائے تھے اور اس نے ان باتوں کو نہیں مانا جو اسلام نے بتائی تھیں۔ تو یہ بات اس کے گناہوں کو کم کرنے والی نہیں ہوگی بلکہ زیادہ کرنے والی ہوگی۔ کیونکہ پہلے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا قائل نہیں تھا۔ لیکن اب آپ پر ایمان لانے کے باوجود اس نے اسلام کے احکام پر عمل نہیں کیا۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کا ایک حصہ جماعت کی تربیت تھی۔

اب دیکھنا یہ ہے

کہ کیا تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر اپنے اندر کوئی تغیر پیدا کیا ہے۔ اگر تم نے ایمان لانے کے بعد اپنے اندر ایک نمایاں فرق پیدا کر لیا ہے مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی احکام کی پابندی تم نے کر لی ہے۔ تب تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ حصہ تم نے پورا کر لیا۔ لیکن اگر تم نے اپنے اندر کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہیں کی۔ تو تمہارے پہلے پانچ گناہ بھی بخشے نہیں گئے۔ بلکہ ان میں زیادتی ہو گئی ہے۔ اور اب وہ پانچ کی بجائے چھ ہو گئے ہیں اس طرح تمہاری حالت بجائے بہتر ہونے کے اور بھی بدتر ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

کام کا دوسرا حصہ

تبلیغ تھا۔ جو شخص آپ پر ایمان لاتا ہے اور پھر دنیا میں اسلام کی اشاعت کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ آپ کا صحیح پیرو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ فرض کرو۔ جماعت کا ہر شخص ولی اللہ بن جاتا ہے۔ جماعت کا ہر شخص صاحب کمال بن جاتا ہے۔ لیکن وہ تبلیغ نہیں کرتا۔ تو ہم دوسرے لوگوں کو احمدیت میں کس طرح داخل کر سکتے ہیں۔ دنیا کی دو ارب آبادی ہے۔ دو ارب کا سینکڑواں حصہ دو کروڑ ہوتا ہے دو کروڑ کا سینکڑواں حصہ دو لاکھ ہوتا ہے۔ فرض کرو دنیا میں دو لاکھ احمدی ہوں تو

اس کے معنے یہ ہوں گے

کہ دس ہزار آدمیوں میں سے صرف ایک شخص احمدی ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لو کہ جیسے دس ہزار سیر پانی میں ایک سیر کھانڈ ڈال دی جائے۔ اب کیا دس ہزار سیر پانی میں ایک سیر کھانڈ ڈالنے سے شربت بن جائے گا یا کیا دس ہزار سیر پانی میں ایک سیر گوشت ڈالنے سے شوربہ بن جائے گا۔ یا کیا دس ہزار سیر پانی میں ایک سیر آٹا ڈالنے سے روٹی بن سکتی ہے۔ دس ہزار سیر پانی میں ایک سیر آٹا ڈالنے سے کچھ بھی نہیں بنے گا دس ہزار سیر پانی میں ایک سیر آٹے کا تو پتہ بھی نہیں لگے گا۔ کہ وہ کہاں گیا ہے دوسرے رنگ میں یوں سمجھ لو کہ چار سیر کا ایک گیلن ہوتا ہے۔ اور دس ہزار سیر کے اڑھائی ہزار گیلن بنتے ہیں۔ اور اڑھائی ہزار گیلن کے چھ سو عام گھی یا تیل والے پیپے بنتے ہیں اب اگر گھی یا تیل کے عام پیپوں کے برابر چھ سو پیپے پانی ہو اور اس میں ایک سیر آٹا ڈال دیا جائے۔ تو اس کا کیا پتہ لگے گا

ہماری جماعت

اور دوسرے لوگوں میں یہی نسبت ہے۔ چھ سو کنستر پانی میں اگر ایک سیر شکر ڈال دی جائے۔ تو جو نسبت پانی اور شکر میں ہوگی وہی نسبت ہماری جماعت اور دوسرے لوگوں میں ہے۔ فرض کرو۔ چھ سو پیپوں کے برابر پانی میں ایک سیر آٹا ڈال دیا جائے۔ تو کیا اس سے روٹی بن سکتی ہے۔ روٹی پکنی تو کجا اس پانی کا تو رنگ بھی تبدیل نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر ہمارے سارے لوگ اولیاء اللہ بن جائیں۔ سارے لوگ بے عیب بن جائیں۔ تو اس سے باقی دنیا کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب تم اپنے اندر کثرت پیدا کرو۔ کثرت کے بغیر کبھی اتنی طاقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جس کے ساتھ تم شیطان کا مقابلہ کر سکیں۔ پس سب سے پہلے اپنے عقائد اور

اعمال کو درست کرنا ضروری ہے

اور اس کے بعد اصلاح و ارشاد کے کام پر زور دینا چاہیئے۔ تا جماعت کثرت سے دنیا میں پھیل جائے۔ اور دوسروں پر اثر پیدا کر سکے ایک گلاس پانی میں اگر چار پانچ چمچے کھانڈ ڈالی جائے۔ تب اثر ہوتا ہے۔ لیکن دنیا میں غلبہ شربت والی کھانڈ جیسی زیادتی سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اسی وقت ہوگا۔ جب پانی میں آٹے جیسی کثرت حاصل ہو جائے۔ اگر ہمنے ترقی کرنی ہے۔ تو ہمیں پانی میں آٹے جیسی کثرت حاصل کرنی ہوگی۔ ویسے تو

ایک مچھلی بھی تالاب کو گندا کر سکتی ہے۔ اگر ہم گندے ہوں گے تو یہ یقینی بات ہے کہ دنیا میں خرابی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن نیکی کے لحاظ سے ہم ترقی اسی وقت کر سکتے ہیں جب کثرت پیدا ہو جائے۔ غرض ہمیں اصلاح و ارشاد اور تعلیم و تربیت کے کام کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے

میں دیکھتا ہوں

کہ جماعت کی توجہ اس طرف بہت کم ہے اس کا بھاری ثبوت یہ ہے کہ سندھ میں دس دس بارہ بارہ سال سے رہنے والوں نے ابھی تک سندھی زبان بھی نہیں سیکھی کسی ملک میں جا کر بس جانے والے پر اس ملک کا سب سے پہلا حق یہ ہوتا ہے کہ وہ اس ملک کی زبان سیکھے۔ اگر ہم اس ملک کی زبان نہیں سیکھتے تو ہم اس کے رہنے والوں کو اپنی باتیں پہنچا کس طرح سکتے ہیں۔ یہاں پر پرانے رہنے والوں سے جب میں نے پوچھا کہ کیا تمہیں سندھی زبان آتی ہے تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔ یہ

بڑی بھاری غلطی ہے

جس ملک میں کوئی شخص جاکر رہے اُسے چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اُس ملک کی زبان سیکھے تاکہ وہ اس ملک کے رہنے والوں سے تبادلہ خیالات کر سکے۔ اگر وہ اس ملک کے رہنے والوں سے تبادلہ خیالات نہیں کر سکتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ان پر اپنا اثر نہیں ڈال سکے گا اور دوسرے لوگ یہ سمجھیں گے کہ وہ ان سے نفرت کرتا ہے۔ میں جب انگلینڈ گیا تو اس زمانہ میں

مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ

مبلغ تھے۔ نیر صاحب مرحوم ایک دن میرے پاس آگئے اور کہنے لگے حضور لوگوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے کیونکہ آپ نے سلوار پہنی ہوئی ہے اور یہ لوگ آپ کو ننگا خیال کرتے ہیں۔ میں نے کہا پھر کیا ہوا یہ میرا لباس ہے۔ اس میں حرج کیا ہے اگر لوگ مجھے ننگا خیال کرتے ہیں تو کرنے دو۔ نیر صاحب کہنے لگے حضور اس بات کا ان پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ میں نے کہا سردی کے خیال سے میں چند علیگڑھی فیشن کے گرم پاجامے ساتھ لے آیا تھا اور میری نیت تھی کہ میں یہاں آکر پہنوں گا۔ لیکن اب وہ بھی نہیں پہنوں گا۔ ایک دن سر ڈینی سن راس جو کچھ عرصہ ہندوستان میں بھی رہے ہیں مجھے ملنے کے لئے آئے۔ ان کے ساتھ ایک اور پروفیسر بھی تھے میں نے انہیں کہا آپ کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ہیں آپ بتائیں کہ کیا آپ کو میرا یہ لباس بُرا لگتا ہے۔ وہ تکلف کے طور پر کہنے لگے نہیں یہ لباس تو بڑا اچھا ہے میں نے کہا آپ تکلف نہ کریں

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں

کہ آیا آپ کے ملک کے لوگ واقعہ میں اس لباس کو اچھا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے ملک کے لوگ تو اس لباس کو برا سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا کیوں؟ انہوں نے کہا کہ اس لئے کہ یہ ہمارے ملک کا لباس نہیں۔ میں نے کہا آپ جب ہمارے ملک میں رہتے تھے تو کیا آپ ہمارے ملک کا لباس پہنتے تھے۔ ہمارے ملک کا لباس ہیٹ اور پتلون تو نہیں۔ وہ کہنے لگے میں تو وہاں اپنے ملک کا لباس ہی پہنتا تھا۔ میں نے کہا آپ جب ہمارے ملک میں ہمارا ملکی لباس استعمال نہیں کرتے تھے تو اس کی کیا وجہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ سمجھتے تھے کہ چونکہ ہم ہندوستان پر حاکم ہیں اس لئے ہندوستانیوں کو ہماری نقل کرنی چاہیئے ہمیں ان کی نقل کرنے کی ضرورت نہیں

سر ڈینی سن راس نے مجبور ہو کر کہا ہاں بات تو یہی ہے۔ میں نے کہا سر ڈینی سن راس! میں تو غلامی کے لئے تیار نہیں۔ اگر آپ ہمارے ملک میں رہتے ہوئے ہمارا لباس نہیں پہنتے تو میں بھی آپ کا لباس پہننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ لیکن زبان لباس سے ایک علیحدہ چیز ہے اور اس کا سیکھنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ اگر آپ لوگ دوسروں سے سندھی زبان میں بات چیت نہیں کریں گے اور اسے سیکھنے کی کوشش نہیں کریں گے تو سندھی لوگ یہ سمجھیں گے کہ تم ان سے نفرت کرتے ہو۔ فرض کرو ایک سندھی دس بارہ سال تک پنجاب میں رہے اور اتنے عرصہ تک وہ ہماری زبان نہ سیکھ سکے تو سب لوگ اس پر ہنسیں گے اور کہیں گے کہ یہ کم عقل آدمی ہے یہ اتنا لمبا عرصہ ہمارے ہاں رہا اور پھر بھی پنجابی زبان نہ سیکھ سکا۔ لیکن خود ایک پنجابی یہاں آتا ہے اور اتنے عرصہ تک وہ سندھی زبان نہیں سیکھ سکتا۔ ہم تو دس پندرہ دن کے لئے یہاں آتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں اس لئے ہمارے متعلق زبان سیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن جو شخص مستقل طور پر یہاں رہتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ

اس علاقہ کی زبان سیکھے

اور اسی زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کرے ہمارے مینجر ہیں۔ اکاؤنٹنٹ ہیں۔ منشی ہیں۔ مزارع ہیں ان سب کا فرض ہے کہ وہ اس علاقہ کی زبان سیکھیں۔ اگر وہ اس علاقہ کی زبان نہیں سیکھتے تو وہ اس علاقہ میں رہنے والوں پر کسی طرح اپنا اثر ڈال سکتے ہیں۔ سندھی انہیں کس طرح اپنا بھائی سمجھنے پر مجبور ہوں گے وہ خیال کریں گے کہ تم اپنے آپ کو ان سے بالا اور حاکم خیال کرتے ہو۔ اور ان کی زبان سیکھنا ہتک خیال کرتے ہو۔ جب انگریز ہمارے ملک پر حکومت کرتے تھے ہم ان سے محبت تو نہیں کرتے تھے۔ ہم احمدی تو احمدیت کی وجہ سے یہ سمجھتے تھے کہ ان کی اطاعت کرنی چاہیئے لیکن باقی ہندوستانی یہ کہتے تھے کہ ہم انہیں مار مار کر باہر نکال دیں گے۔ یہی حال پنجابی اور سندھی کا ہے جو شخص یہاں رہتا ہے آخر کیا وجہ ہے کہ وہ یہاں رہتے ہوئے اس علاقہ کی زبان نہیں بول سکتا وہ یہاں کی عادات اور رسوم سے واقف نہیں ہے لازماً ایک سندھی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ سمجھے کہ ایسا انسان متکبر ہے اور وہ سندھیوں سے نفرت کرتا ہے۔

اس علاقہ کی زبان

نہ سیکھنے کی وجہ سے ہمیں یہ دقت بھی پیش آ سکتی ہے کہ جب ہم ٹوٹی پھوٹی زبان میں سندھیوں کو تبلیغ کریں گے تو ہماری بات کا اُلٹ مفہوم سمجھیں گے اور اس کا کچھ کا کچھ مطلب لے لیں گے۔ ذوق کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایک دفعہ دہلی کے قلعہ میں

گئے۔ وہاں ایک انگریز کرنیل تھا۔ ذوق سے کسی نے کہا کہ یہ کرنیل اردو خوب جانتا ہے۔ ذوق نے کہا کہ یہ اردو نہیں جانتا۔ اس کرنیل سے جب پوچھا گیا کہ آیا آپ اردو جانتے ہیں تو اس نے جواب دیا میں خوب جانتا ہوں۔ ذوق نے کہا میں ایک شعر پڑھتا ہوں آپ اس کا مطلب بیان کردیں۔ وہ شعر یہ تھا۔

ہم ہوئے۔ تم ہوئے۔ کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

اس انگریز کرنیل نے کہا اس کے معنے یہ ہیں کہ۔ ہم لوگ۔ تم لوگ۔ میر لوگ سب کو یہ والا جین (زلفوں کی لٹوں کی طرف اشارہ کرتے) باندھ کر جیل میں بھیج دیا۔ اسی طرح تم بھی اگر کھنڈڑی بہت سندھی بول لیتے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم نے سندھی زبان سیکھ لی۔ تمہیں یہ حق حاصل ہے کہ تم اس علاقہ کے رہنے والوں کو اردو کی طرف لاؤ اور اسی میں پاکستان کا بھی فائدہ ہے۔ تم ان پر وعظ و نصیحت کے ذریعہ

اردو زبان کی اہمیت واضح کرو

مگر تمہارا یہ حق نہیں کہ تم پہلا لدھو اور پھر اس علاقہ کی زبان نہ سیکھو پس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ سندھی زبان اچھی طرح سیکھیں ورنہ معمولی طور پر سندھی زبان سیکھنے اور بولنے سے کچھ نہیں بنے گا اور تم اسی انگریز کی طرح ہو گے جس نے شعر کا اس طرح ترجمہ کیا تھا کہ ہم لوگ۔ تم لوگ۔ میر لوگ سب کو یہ والا جین باندھ کر جیل میں بھیج دیا۔ اس قسم کی زبان سیکھنے سے کیا فائدہ مجھے احمد آباد اسٹیٹ کا

ایک لطیفہ یاد آگیا

شروع شروع میں جب ہم نے سندھ میں زمین خریدی تو اس میں صدر انجمن کا بھی حصہ تھا اور کچھ چھوٹے چھوٹے حصے ہمارے تھے بعد میں زمین کو تقسیم کر دیا گیا۔ محمود آباد اسٹیٹ میرے حصہ میں آگئی اور احمد آباد اسٹیٹ صدر انجمن کے پاس چلی گئی۔ اس زمین میں میرا۔ میاں بشیر احمد صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب کا حصہ تھا۔ ہم جب سندھ آتے تو آنے سے پہلے ہم یہ فیصلہ کر لیتے تھے کہ ہر حصہ دار کا نمائندہ ساتھ آئے۔ میں چونکہ خود حصہ دار تھا اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ صدر انجمن کا نمائندہ جب نہیں ہو سکتا صدر انجمن احمدیہ کو کوئی اور نمائندہ بھیجنا چاہیئے تاکہ وہ اپنے حق کے لئے لڑے۔ چنانچہ اس سال مولوی عبدالمغنی خانصاحب مرحوم صدر انجمن کی طرف سے بطور نمائندہ آئے۔ بالعموم ہمارا یہ طریق ہوتا تھا کہ صبح کا ناشتہ کر کے دورہ کے لئے چلے جاتے۔ لیکن چونکہ ناشتہ کے بعد دھوپ تیز ہو جاتی تھی اور دورہ اچھی طرح نہیں ہوتا تھا اس لئے ایک دن میں نے

فیصلہ کیا کہ ہم نماز فجر کے فوراً بعد

دورہ کے لئے چلے جائیں گے

اور ناشتہ واپس آکر کریں گے۔ چنانچہ میں نماز کے بعد باہر آگیا۔ باہر ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی میں اس پر بیٹھ گیا۔ مولوی عبدالمغنی خان صاحب بھی میرے سامنے ٹہلنے لگ گئے۔ چوہدری فتح محمد صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب دونو غائب تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ان میں سے ایک ہاتھ میں لوٹا لئے قضائے حاجت کے لئے جا رہا ہے۔ میں نے مولوی عبدالمغنی خانصاحب سے کہا کہ وہ تو ابھی قضائے حاجت کے لئے جا رہے ہیں اور پتہ نہیں کب آئیں آپ صدر انجمن احمدیہ کے نمائندہ ہیں خود حصہ دار نہیں ہیں لیکن آپ ان سے پہلے آگئے ہیں یہ تو "چور نالوں پنڈ کاہلی" والا معاملہ ہو گیا۔ جس کی پنڈ ہے وہ نہیں آیا اور جس کی پنڈ نہیں وہ پہلے آگیا ہے۔

مولوی عبدالمغنی خانصاحب مرحومؓ

کو اس وقت پنجاب آئے ہوئے بیس سال کے قریب عرصہ ہو گیا تھا لیکن اتنے لمبے عرصہ میں بھی انہوں نے پنجابی زبان پوری طرح نہیں سیکھی تھی۔ میری بات سن کر مولوی صاحب کا رنگ زرد ہو گیا اور انہوں نے سمجھا کہ میں نے انہیں برا بھلا کہا ہے۔ میں نے مولوی صاحب کے رنگ سے اندازہ لگا لیا کہ انہوں نے میری بات نہیں سمجھی۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا مولوی صاحب کیا آپ نے اس فقرہ کا مطلب سمجھا ہے انہوں نے کہا ہاں کچھ کچھ سمجھ گیا ہوں ایک بات تو میں نے یہ سمجھی ہے کہ میں چور ہوں۔ اور دوسری بات یہ کہ میں کاہل ہوں۔ اسی طرح ایک اور لفظ بھی حضور نے میرے متعلق بولا ہے اور وہ پنڈ ہے مگر اس کے معنے میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا مولوی صاحب اس کا مفہوم یہ نہیں

اس کا مفہوم یہ ہے

کہ چور نے پنڈ یعنی گٹھڑی لے کر جانا تھا۔ لیکن چور نے جب پنڈ باندھ لی اور باہر جانے لگا تو اس نے ٹھوکر کھائی اور وہ تو وہیں گر گیا اور گٹھڑی آگے جا پڑی۔ میرے اس محاورہ کے استعمال کرنے سے یہ مطلب تھا کہ جنہیں جلدی آنا چاہیے تھا وہ تو آئے نہیں

اور آپ آ گئے ہیں۔ آپ انجمن کے نمائندہ ہیں۔ خود حصہ دار نہیں ہیں لیکن آپ ان دونوں سے پہلے آ گئے مولوی صاحب نے کہا۔ اچھا اس کا یہ مفہوم تھا میں نے تو اس کا یہ مطلب سمجھا تھا۔ کہ آپ نے مجھے چور بھی قرار دیا ہے اور میرے رنگ کے کالے ہونے کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ "پَنڈ" کے معنے میں نہیں سمجھ سکا تھا۔ اسی طرح اگر تم لوگ بھی بغیر سندھی زبان سیکھنے کے اس علاقہ کے رہنے والوں کو تبلیغ کرو گے۔ تو ممکن ہے کہ وہ کچھ اور مفہوم لے لیں۔ اور تمہاری تبلیغ اکارت چلی جائے پس ان لوگوں کے ساتھ ملو جلو۔ ان کے ساتھ بیٹھو اور ان کی زبان سیکھو۔ دوسرے ممالک کے لوگ ہمارے ملک میں آتے ہیں اور وہ اردو سیکھ لیتے ہیں۔ پھر

کیا وجہ ہے

کہ تم یہ زبان نہ سیکھ لو۔ عرب آتا ہے پٹھان آتا ہے۔ وہ فوراً اردو سیکھ جاتا ہے۔ بے شک کوئی کوئی نقص رہ بھی جاتا ہے۔ مثلاً کشمیری لوگ مذکر کو مؤنث اور مؤنث کو مذکر بنا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تیری کُن آیا۔ چور گئی۔ میں آئی۔ اور پٹھان مفرد کو جمع اور جمع کو مفرد بنا دیتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ 'پانی ہے' کہنا چاہیں۔ تو 'پانی ہیں' کہتے ہیں۔ اس قسم کی تھوڑی بہت غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن ہم ان کا مفہوم سمجھ لیتے ہیں۔ پس جہاں تمہارا یہ فرض ہے کہ تم نماز روزہ اور دوسرے اسلامی احکام کی پابندی کرو۔ وہاں ہر ایک کو اس علاقہ کی زبان سیکھنی چاہیئے۔ تم قاعدے اور کتابیں خرید لو۔ اور سندھی زبان سیکھنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم اس علاقہ کے رہنے والوں کو آسانی سے تبلیغ کر سکو۔ اور تا وہ دوری اور بُعد دور ہو جائے جو پنجابی اور سندھی میں پایا جاتا ہے
پھر تم جہاں

سندھی زبان سیکھنے کی کوشش کرو

وہاں یہ بھی کوشش کرو کہ سندھی لوگ اردو زبان سیکھ جائیں۔ تاکہ وہ سمجھیں کہ تم ان کے بھائی ہو اور ہم وطن بنکر یہاں رہنا چاہتے ہو۔ اور ان کا یہ احساس کہ تم ان سے نفرت کرتے ہو۔ دور ہو۔ اس کے بغیر تبلیغ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

تعلیم الاسلام کالج کی یونیفارم

جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ تعلیم الاسلام کالج میں محکمہ تعلیم کے سرکلر کی تعمیل میں طلبہ کے لئے سیاہ رنگ کا گاؤن اور سیاہ جناح کیپ پر مشتمل یونیفارم مقرر کی گئی ہے۔ اس بارے میں طلبہ کے بعض والدین کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے کہ اس طرح ان پر زائد اخراجات کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ سوال کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سرکاری احکام کی بنیاد پر ہمارے لئے یونیفارم مقرر کرنا ضروری تھا۔ اس کے علاوہ یونیفارم مقرر کرنے کے بعض دیگر ضروری اور اہم فوائد بھی ہیں۔

مندرجہ بالا یونیفارم مقرر کر کے ہم نے طلبہ کو زیادہ اخراجات سے بچایا ہے نہ کہ اخراجات کو زیادہ کیا ہے۔ موسم سرما میں گرم کپڑے کی اگر کوئی اچکن مقرر کی جاتی یا گرم پتلون اور کوٹ مقرر ہوتے تو یقیناً سو ڈیڑھ سو روپیہ اٹھ جاتا۔ اور اسی طرح موسم گرما کی یونیفارم پر بھی پچھتر اسی روپے خرچ ہو جاتے ــــ لیکن پندرہ بیس روپے کا گاؤن اور تین روپے کی ٹوپی طلبہ کے لئے ان کی اس کالج کے تمام عرصہ تعلیم کے لئے کافی ہوں گی۔ اور دھلوانے وغیرہ پر بھی اخراجات بہت کم ہونگے۔ لہذا امید کرتا ہوں کہ احباب مجوزہ یونیفارم کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے۔

(پرنسپل)

پرانی طالبات نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی اطلاع کیلئے اعلان

ربوہ میں مقیم تمام نصرت گرلز ہائی سکول کی فارغ التحصیل طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا ایک ضروری اجلاس لجنہ اماء اللہ ہال میں ۹ دسمبر بروز بدھ صبح ۹ بجے زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ منعقد ہوگا۔ تمام ایسی مستورات اور بچیاں جنہوں نے نصرت گرلز ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی ہو اس اجلاس میں ممولیت حاصل کریں۔ اور ایسوسی ایشن کی ممبر بنیں۔ فیس ممبری سالانہ صرف ایک روپیہ ہے جو اپنے ساتھ لے کر آئیں

(سیکرٹری اولڈ گرلز ایسوسی ایشن نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

میری والدہ کی وفات

از مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان

اس عاجز کی والدہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ مورخہ ۵۹-۷-۱۹ کو "بقاپور" میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یوں تو انکی صحت ایک عرصہ سے بوجہ پیرانہ سالی کمزور رہتی تھی۔ مگر دو ماہ سے طبیعت زیادہ ہی خراب رہنے لگی۔ عمر قریباً ۷۵ سال تھی اس لئے آنکھوں کی بینائی کے ساتھ عام جسمانی حالت بھی بے حد کمزور ہو گئی تھی۔ خاکسار پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی آخری ملاقات سے محروم رہا۔

حضرت والد صاحب ۱۹۲۳ء میں ملکانوں میں تبلیغ کے وقت حضرت اقدس کی تحریک پر ایک عرصہ تک صالح نگر میں خدمت دین بجا لاتے ہوئے بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہوئے اور اسی حالت میں بقاپور ضلع گوجرانوالہ میں ماہ اپریل میں رمضان المبارک کے پہلے روزہ وفات پا گئے۔ اس عاجز کی عمر اس وقت تین ساڑھے تین سال کے قریب تھی۔ محترمہ والدہ صاحبہ نے یہ ۳۵ سال کا لمبا بیوگی کا زمانہ بڑے صبر اور شکر کے ساتھ گزارا۔ سوائے ہمارے بڑے بھائی صاحب اور بڑی ہمشیرہ صاحبہ کے ہم سب بہن بھائی چھوٹے ہی تھے۔ اور یہ عاجز سب سے چھوٹا تھا۔ سب کی پرورش کی اور خاکسار کو دینی تعلیم کے لئے قادیان بھیجا۔ حتی کہ تکمیل تعلیم کے بعد جب یہ عاجز مدرسہ احمدیہ میں بطور مدرس کام کرنے لگا۔ تو قادیان میں میرے پاس ہی آ گئیں۔ مگر تقسیم ملک کے بعد ہمیشہ کے لئے جدائی ہو گئی البتہ سنہ ۱۹۵۰ء میں پاکستانی قافلہ کے ساتھ قادیان کے جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ اسی طرح ایک دو بار یہ عاجز پاکستان گیا۔ تو عارضی طور پر ملاقات ہوئی۔ سنہ ۱۹۵۷ء میں پاسپورٹ بنوا کر اپنے پاس ہی لے آنے کی بہتیری کوشش کی مگر اس میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اس طرح اس عرصہ میں میرے دونوں بڑے بھائیوں چوہدری محمد سعید صاحب و چوہدری شیر محمد صاحب ساکنین بقاپور اور بڑی ہمشیرہ صاحبہ زوجہ حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا ساکن ربوہ کو مرحومہ کی خدمت کا موقعہ ملتا رہا۔ اور ہر ایک نے اپنے اپنے اخلاص اور حالات کے مطابق خدمت ادا کی۔

سب سے چھوٹا بچہ ہونے اور خاص طور پر دینی تعلیم حاصل کر کے مرکز سلسلہ میں رہائش رکھنے کے باعث خاکسار کے ساتھ نسبتاً زیادہ محبت تھی۔ مرحومہ کی بڑی تمنا تھی کہ قادیان میں آ جائیں۔ اور اسی جگہ ان کا آخری وقت آئے۔ اسی غرض سے مقبرہ بہشتی کے لئے وصیت بھی کرائی تھی۔ مگر سے

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

بڑی دعاگو۔ سلسلہ سے محبت رکھنے والی سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ گاؤں کی مستورات مختلف خانگی امور میں آپ کے صحیح مشورہ سے مستفید ہوتی تھیں۔ اور اپنے چھوٹے بچوں کے معمولی علاج معالجہ میں آپ کے تجربات اور ہدایات سے فائدہ اٹھاتی تھیں۔ اگر والدہ محترمہ نے باقاعدہ تعلیم نہ پائی تھی۔ تاہم قرآن کریم بخوبی پڑھ سکتی تھیں۔ اور جب تک صحت نے اجازت دی باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرتی رہیں۔ اس طرح گاؤں کی متعدد لڑکیوں نے آپ سے قرآن کریم پڑھا

وفات کی اطلاع موصول ہونے پر مقامی طور پر سب درویش بھائیوں نے انفرادی طور پر اظہار تعزیت فرمایا۔ جس کا میں بہت شکرگزار ہوں۔ نیز استاذی المکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی نے مورخہ ۵۹-۷-۲۳ کو نماز جمعہ کے بعد میری درخواست پر نماز جنازہ غائب ادا کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت سے بھی دعا مغفرت اور نماز جنازہ غائب ادا کرنے کی عاجزانہ درخواست ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری لڑکی نسیم اختر جناح ہسپتال کراچی میں ایک لمبے عرصے سے بیمار ہے درویشان قادیان اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیزہ کی کاملہ صحت کے لئے دعا کریں۔ (کیپٹن محمد اسلم)

(۲) میری والدہ اہلیہ سید علی احمد صاحب مرحوم آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احمدی بھائی اور بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ساجدہ
بنت سید علی احمد صاحب مرحوم ربوہ

امسال نوجوانوں میں پہلے کی نسبت زیادہ بیداری معلوم ہوتی ہے

تاہم ابھی مزید کوشش کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دوربین نگاہوں نے مستقبل کا جائزہ لیتے ہوئے دفتر اول کے مجاہدین کا بوجھ آئندہ نسل پر منتقل کرنے کے لئے دس الٰہی تحریک کے دس سال بعد دفتر دوم کا اجراء فرما دیا تھا اور جماعت کے نوجوان طبقہ کو قبل از وقت اس کی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ اس سال کے وعدوں کے اعداد و شمار اس لحاظ سے خوشکن ہیں کہ نوجوان طبقہ جو بیشتر حصہ خدام الاحمدیہ پر مشتمل ہے پہلے کی نسبت زیادہ بیدار معلوم ہوتا ہے گذشتہ سال ۱۹ نومبر ۱۹۵۸ء تک سال ۱۵ کے وعدے اکتیس ہزار روپیہ کے قریب تھے اور امسال اسی تاریخ تک اللہ تعالےٰ کے فضل سے سال ۱۶ کے وعدے ۴۰ ہزار روپیہ کے ہیں۔ دفتر دوم کے وعدوں میں یہ آٹھ ہزار روپیہ کی زیادتی گو خوشکن ہے مگر ابھی تھوڑے وقت میں بہت سے کام کرنے ہیں۔ بالفاظ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ:۔

"ابھی بہت سے کام ہیں جو ہم نے کرنے ہیں ..... ابھی بعض جگہوں پر نئے مشن کھولنے ہیں اور بعض جگہوں پر جہاں مشن قائم ہو چکے ہیں مسجد بنانی ہیں اور یہ کام روپیہ چاہتے ہیں۔"

اس کے علاوہ ہر مخلص احمدی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہ عظیم الشان کام اس کی زندگی میں ہی فروغ میں آجائے اس لئے غیر معمولی مقدار اور غیر معمولی رفتار سے قربانی کرنے کی ضرورت ہے جملہ خدام الاحمدیہ اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی کی طرف اپنی پوری پوری توجہ مبذول فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

برادرم محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم و مغفور کی وفات پر والد محترم کو، خاکسار کو اور دیگر لواحقین کو متعدد جماعتوں نے تعزیت کے ریزولیوشنز بھجوائے ہیں۔ نیز احباب جماعت نے کثیر تعداد میں بذریعہ ملاقات و خطوط تعزیت کا حق ادا فرمایا ہے اور شہید مرحوم کی وفات کے صدمہ اور غم میں ہمارے ساتھ شریک ہو کر نہایت ہمدردی کا ثبوت دیا ہے

اسلامی ہمدردی کا یہ شاندار نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا ایک امتیازی نشان ہے میں محترم حضرت والد صاحب کی طرف سے اور اپنی طرف سے اور دیگر افراد خاندان کی طرف سے ان تمام جماعتوں اور احباب کا گہرے دلی جذبات کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

شہید مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بورنیو سے ربوہ پہنچ چکے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل سے خود ان کی تربیت فرمائے اور ہم سب کو ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ۔ نظارت اصلاح و ارشاد)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم ایم غلام محمد صاحب ٹیلر حال سرگودھا عرصہ سے کمر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(راجہ طاہر احمد لمراج بلڈنگ کرشن نگر لاہور)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد دفتر نظارت علیا۔ ربوہ)

(۳) عاجز قریباً ایک سال سے بعارضہ ذیابیطس و بلڈ پریشر بیمار ہے ساتھ ہی ساتھ معدہ جگر و گردے ماؤف ہو چکے ہیں۔ اب حد درجہ عاجز ہو گیا ہوں۔ جملہ صحابہ کرام و دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(غلام مصطفےٰ از گوجرانوالہ)

(۴) مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب سابق انسپکٹر بیت المال ان دنوں دمہ اور دیگر عوارضات کی وجہ سے بیمار ہیں۔ گو اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

خدام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدمت کے لئے اپنے نام پیش کریں

امسال حسب سابق سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے خدام کی ضرورت ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۹ء میں ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے پیش نظر مجالس کے قائدین و زعماء سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کے نام بھجوائیں تاکہ جلسہ کے موقعہ پر ہر ایک کے مناسب حال فرائض سپرد کئے جائیں۔ نیز امر واضح رہے کہ بیرونی جماعتوں سے آنے والے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جائیں گی کہ وہ جلسہ سالانہ کی کارروائی سے پورے طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی مجالس میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کی ایک فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء تک پہنچا دیں۔ ایسے خدام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں وہ ۲۳ دسمبر تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع کر دیں۔ تاکہ ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

(۱) نام خادم .... (۲) عمر ..... (۳) صحت ...... (۴) تاریخ بیعت ...
(۵) کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ جلسہ سالانہ اور احباب جماعت

احباب کو علم ہوگا کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے یہاں آکر اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ابتداء ہی سے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے کیونکہ اس چندہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور معزز مہمانوں کی مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے اس عظیم الشان اجتماعی خدمت سے جو عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں اس کا انسان اندازہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ روز و شب کی دعا اور عبادت سے انسان اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے۔

اس سال ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے جلسہ سالانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر یہ رقم کوئی زیادہ نہیں۔ احباب خوب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس کی فراہمی کا کام کئی مہینے پہلے شروع کیا جاتا ہے اور اس مرتبہ تو سیلاب کی وجہ سے اجناس وغیرہ کے حصول کے لئے بعض ناگزیر مشکلات بھی ہیں جن پر قابو پانا محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہوگا۔ پس احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی پوری کوشش فرمائیں اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے۔ اسے اسی وقت ساتھ کے ساتھ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کے نام بھیجتے رہیں۔ جماعتوں میں تا حال اس چندہ کی وصولی بالکل معمولی ہے اور اگر خدانخواستہ یہی رفتار رہی تو جلسہ کے انتظامات میں بہت سی دقتوں کا احتمال ہے

پس اس اعلان کو پڑھتے ہی عہدیداران خصوصاً پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان نیز سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کے پاس پہنچیں اور ان سے حتی الامکان نقد وصول کر کے رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمائیں جیسے کہ دوست جانتے ہیں اس چندہ کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے۔ اور تمام سال میں صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوتا ہے پس امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

عزیزم سعید احمد صاحب نوکوٹ سندھ کو اللہ تعالےٰ نے ۲۶/۱۱/۵۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور خادم دین بنائے

(بشیر احمد زاہد از گھٹیالیاں)

بیرونی مانگ پوری کرنے کیلئے پیداوار بڑھانے کی ضرورت

امریکی سامان خریدو پالیسی پر عمل کے لئے موجودہ وقت مناسب نہیں

(وزیر تجارت)

کراچی ۳۰ نومبر۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر تجارت پاکستان نے عالمی دورہ سے کراچی واپس پہنچ کر کہا ہے کہ "امریکی سامان خریدو" کی پالیسی امریکہ سے امداد حاصل کرنے والے پاکستان جیسے کم ترقی یافتہ ممالک کی حالت سدھارنے کے سلسلے میں اچھا اثر ڈالے گی تاہم اس پالیسی پر پوری طرح عمل کرنے سے بین الاقوامی تجارت پر بہت سی پابندیاں لگ جائیں گی۔ بظاہر یہ اس سے محصول ٹریڈ اور تجارت کانفرنس (گاٹ) کے وضع کردہ اصولوں کی خلاف ورزی ہو گی۔

وزیر تجارت نے کہا اس کے علاوہ اس پالیسی پر عمل کرنے کے لئے موجودہ وقت نامناسب ہے کیونکہ اس وقت دنیا کے دوسرے ملکوں میں تجارت کی آزادی کے لئے زبردست اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ لہٰذا نفسیاتی طور پر اس پالیسی کا اثر بہت برا پڑے گا ساتھ ہی اس پالیسی کی وجہ سے وہ مقصد فوت ہو جائے گا جس کے لئے یہ امداد دی جا رہی ہے

مسٹر بھٹو نے کہا فی الحال یہ پیشگوئی مشکل ہے کہ "امریکی سامان خریدو" کی پالیسی کو کس حد تک نافذ کیا جائے گا۔ چونکہ پاکستان امریکہ سے امداد حاصل کر رہا ہے۔ لہٰذا اس کے لئے یہ نامناسب ہے کہ وہ اس پالیسی کی منطقی بنا اس کی ضرورت پر اعتراضات شروع کر دے۔

مسٹر بھٹو نے اپنے دورہ کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا پاکستان جن اشیا کی پیداوار کے لئے شہرت رکھتا ہے۔ عالمی منڈیوں میں ان کی ضرورت اتنی بڑھ گئی ہے کہ پاکستان موجودہ حالات میں یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتا ظاہر ہے کہ اس مانگ کو پورا کرنے کے لئے پاکستان کو اپنی پیداوار بڑھانی پڑے گی۔

آپ نے کہا پاکستان کی برآمدی تجارت میں جن اشیا کو سب زیادہ اہمیت حاصل ہے ان میں روئی خاص طور پر قابل ذکر ہے لیکن اب خود پاکستان میں روئی کی ذہنی بڑی مقدار کی کھپت ہو جاتی ہے کہ برآمد کے لئے روئی کی کم مقدار باقی رہ جاتی ہے حالانکہ ساری دنیا میں روئی کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں کپاس کی پیداوار بڑھائی جائے تاکہ دوسرے ملکوں کی ضرورت پوری کی جا سکے

آپ نے کہا جاپان ہانگ کانگ اور جاپان کے وسائل ویسے ہی ہیں جیسے پاکستان کے پھر بھی یہ علاقے بیرونی دنیا کے لئے بے شمار اشیاء برآمد کر کے زرمبادلہ کماتے ہیں۔ جاپان کی ساری آبادی نو کروڑ بیس لاکھ ہے وہ صرف کھوپرے کا تیل اور کھانڈ برآمد کر سکتا ہے اور اسے ضرورت کی ساری باقی ماندہ اشیاء درآمد کرنا پڑتی ہے۔ اس کے باوجود یہ ملک سالانہ اڑھائی ارب ڈالر کماتا ہے کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان زیادہ زرمبادلہ کمانے کی طرف توجہ مبذول نہ کرے۔ آپ نے کہا میں نے جاپان کے متعلقہ افسروں سے ابتدائی بات چیت کی ہے اور مجھے توقع ہے کہ جلد ہی پاکستان اور جاپان میں تجارتی معاہدہ ہو جائے گا

آپ نے کہا میں نے امریکہ جانے سے پیشتر ترکیہ افسروں سے بھی باہمی تجارت کے بارے میں بات چیت کی تھی۔ امید ہے کہ اس کا بھی اچھا نتیجہ نکلے گا۔ آپ نے مسرت کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ پاکستان اور ایران باہمی تجارت بڑھانے کے سلسلہ میں اصولی طور پر متفق ہو چکے ہیں۔

ایران کے لئے نئی روسی تجاویز

تہران ۳۰ نومبر سفیر روس متعین ایران نے جناب آقائے عباس آرام وزیر خارجہ سے ملاقات کی جس میں روس کی نئی تجاویز پر غور کیا گیا جو دونوں ملکوں کے تعلقات کی اصلاح کیلئے پیش کی گئی ہیں۔

اعانت الفضل

مکرم مرزا لطیف احمد صاحب و مرزا منیر احمد صاحب نے میکلوڈ روڈ لاہور میں ہوٹل کا کام شروع کیا ہے۔ اسی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہوٹل کا کام اچھے پیمانہ پر کامیابی سے چلائے۔ آمین

(مینجر الفضل)

اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کا اڈہ سٹینڈ بیرون مرچی گیٹ سے ایبک روڈ لاہور منتقل ہو گیا ہے۔ اُمید ہے احباب حسب سابق کمپنی کے ساتھ تعاون فرماتے رہیں گے:۔ (مینیجر)

شکریہ

اور

مزید تعاون کی اپیل

ہم اپنے تمام اُن احباب اور کرمفرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے شاہین بوٹ پالش کو ہمیشہ استعمال کیا یا جنہوں نے کاروباری رنگ میں ہم سے تعاون کیا۔ اور اس کی ترقی کے لئے گاہے بگاہے ہمیں اپنے مُفید مشوروں سے آگاہ کیا:۔

اور

ہم بڑی مسرت سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ اس وقت تک کے تجربات اور مزید ریسرچ کے بعد نیز غیر ممالک سے خاص اجزاء منگوانے کے بعد ہم بفضلہٖ تعالےٰ آپ کی خدمت میں بوٹ پالش کی ایک اور بہترین اور معیاری کوالٹی پیش کر رہے ہیں جو آپ کی پسند کے عین مطابق ہوگی۔ اس کیلئے آپ کو چند دن انتظار کرنا ہے۔

اور وہ ہے

شاہین بوٹ پالش

شعبہ بوٹ پالش (فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) ربوہ

درخواست دُعا

میرے ماموں چوہدری نبی بخش صاحب صحابی چک ۸۹ ج ب رتی ضلع لائل پور بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(چوہدری محمد الدین ربوہ)

قلّت خون کیلئے وملدم دس روپے ۱۰/-

دمہ کے لئے:۔ روح شفاء دس روپے ۱۰/-

اور اولاد نرینہ کے لئے راحت جان دس روپے ۱۰/-

علاوہ محصول ڈاک

دواخانہ قیس میانی اینڈ سنز کمپنی

ولسن اسٹریٹ کراچی

محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی بی ایس چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ فرماتے ہیں

"میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں اور اپنے مریضوں کو استعمال کروائے ہیں۔ ان کو بے حد مفید پایا ہے"

طاقت:۔ کی اکبر گولیاں جسم کے تمام اعصاب اور پٹھوں کو بے حد طاقت دیتی ہیں۔

دو ہفتہ کورس ۳ روپے

ناظم طبیہ عجائب گھر امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

نُور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی، تندرستی اور قوت کے لئے بے نظیر تحفہ۔ پھپھی۔ ناخنہ۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ جملہ امراض چشم کا بہترین علاج متعدد جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا ہے۔

قیمت:۔ فی شیشی ۱۲ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

تیار کردہ:۔ نور شید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

دوائی خاص

عورتوں کی اندرونی امراض کا مکمل علاج تین روپے ۳/-

مفید النساء

ایام کی باقاعدگی کے لئے تین روپے ۳/-

حب مسان ۱/۸

سوکھا یا پرچھاواں کا علاج سوا روپیہ بچوں کی جھنڈ ۱/۸

پستوں کو روکنے کی بہترین دواء فی شیشی بارہ آنے ۱۲/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

کیا شکل تبدیل ہو سکتی ہے

سوکھے ہوئے کمزور ہڈیوں اور بے ڈھنگے اعضاء والے جھری دار بچے بھی جن کا رنگ زرد، دانت گلے سڑے، آنکھیں دھنسی ہوئی اور گال پچکے ہوئے ہوتے ہیں۔ "بے بی ٹانک" کے استعمال سے صحت مند اور توانا ہو کر گلاب کے پھول کی طرح کھل اُٹھتے ہیں کیونکہ "بے بی ٹانک" بچوں کے لئے آب حیات ہے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

بل ہائے ایجنسی ماہ نومبر ۱۹۵۹ء ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ر نومبر تک ہو جانی ضروری ہے ایجنٹ صاحبان نوٹ فرما لیں:۔

(مینیجر الفضل)